

مزدور معاشرہ کا تقسیم شدہ نظام

(تحریر :) محمد سلیم مزدور رینما ، کراچی

ہمارے صنعتی معاشرے میں روزگار کا نظام چار واضح کیٹیگریز میں تقسیم ہو چکا ہے مستقل ملازمین، کنٹریکٹ ورکرز، ہیلی ویجز مزدور اور منیجمنٹ اسٹاف۔ ہمارے تقسیم انتظامیہ سولت کے لیے کی گئی ہے، مگر عملی زندگی میں یہی تقسیم معاشرتی عدم مساوات کی ایک بڑی علامت بنتی جا رہی ہے سوال یہ ہے کہ کیا معاشرے میں جینے کا حق صرف مخصوص طبقات کو حاصل ہے یا ہر انسان یکساں معاشی تحفظ کا مستحق ہے؟

پاکستان میں صنعتی نظام کے اندر مزدور طبقے طویل عرصے سے مختلف مسائل کا شکار ہے ایک ہی فیکٹری میں کام کرنے والے افراد کے درمیان اجرت، سہولیات اور سماجی تحفظ کا فرق واضح نظر آتا ہے منیجمنٹ اسٹاف کو جہاں زیادہ تنخواہ، گاڑی، پٹرول اور دیگر مراعات حاصل ہوتی ہیں، وہیں کنٹریکٹ اور ہیلی ویجز مزدور اکثر بنیادی ضروریات تک سے محروم رہتے ہیں۔

کنٹریکٹ ورکرز کی صورت حال خاص طور پر توجہ طلب ہے انہیں اکثر کم از کم اجرت کے نام پر محدود فکس تنخواہ دی جاتی ہے، جبکہ کئی صنعتی اداروں

میں یہ اجرت بھی باقاعدگی سے ادا نہیں کی جاتی۔
قانونی طور پر کم از کم اجرت کا تصور موجود ہے،
مگر فیملی سطح پر عملدرآمد کا مسئلہ مسلسل سامنے
آتا رہا ہے مزدور رہنماؤں کا موقف ہے کہ محنت
کش صرف زندگی گزارنے کے لیے نہیں بلکہ باوقار
زندگی گزارنے کے لیے بھی کام کرتا ہے

ایلی ویجز مزدور طبقہ سب سے زیادہ کمزور تصور
کیا جاتا ہے ان مزدوروں کی آمدنی اکثر اتنی کم
ہوتی ہے کہ وہ مہینہ کے اخراجات پورے کرنے میں
بھی مشکلات کا شکار رہتے ہیں ان کی ملازمت کا
استحکام نہیں ہوتا اور کسی بھی وقت روزگار ختم
ہونے کا خطرہ رہتا ہے سماجی ماہرین اس صورتحال
کو لیبر مارکیٹ کی عدم توازن کا نتیجہ قرار
دیتے ہیں

دوسری طرف صنعتی منافع کے نظام پر بھی سوالات
اٹھتے ہیں یہ بحث مسلسل جاری ہے کیا
کمپنیوں کے منافعوں کا بھی کوئی اخلاقی یا معاشی
تعیین ہونا چاہیے؟ سرمایہ دارانہ نظام میں منافع
بنیادی محرک ہوتا ہے، مگر مزدور حلقہ میں موقف
رکھتے ہیں کہ منافع کی تقسیم میں انسانی محنت
کا حصہ بھی شامل ہونا چاہیے

معاشرتی انصاف کا تصور صرف قانونی دفعات تک
محدود نہیں ہونا چاہیے بلکہ اس کا عملی اظہار
بھی ضروری ہے اگر ایک ہی صنعتی یونٹ میں کام

کرنے والے افراد کے درمیان معیار زندگی کا فرق بہت زیادہ ہو جائے تو سماجی عدم اطمینان بڑھنے کا خدشہ رہتا ہے صنعتی امن اسی وقت برقرار رہ سکتا ہے جب مزدور کو صرف مشین کا پرزہ نہ دیا بلکہ معاشی شراکت دار سمجھا جائے

ٹریڈ یونین نظام مزدوروں کی اجتماعی آواز کا ذریعہ ہے، مگر بعض اوقات تنظیمی کمزوریاں اور انتظامی دباؤ مزدور تحریک کی مؤثریت کو کم کر دیتے ہیں اس لیے ضروری ہے کہ صنعتی تعلقات کے نظام کو جدید تقاضوں کے مطابق بہتر بنایا جائے تاکہ مذاکرات کا عمل مضبوط ہو سکے

اصل سوال یہ ہے کہ کیا ہمارے معاشی نظام میں انسان کی محنت کو واقعی اس کا جائز حق مل رہا ہے؟ اگر جواب نفی میں ہو تو پھر اصلاحات صرف کاغذی نہیں بلکہ عملی سطح پر بھی ضروری ہوں گی۔ معاشرے کی پائیدار ترقی اسی وقت ممکن ہے جب مزدور، منیجر اور سرمایہ کار تینوں کو ایک متوازن نظام کا حصہ بنایا جائے